رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

لاہور پاکستان

خطبہ نمبر ۱۲

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۱ | ۲ فتح ۱۳۲۶ ہش | ۱۷ محرم الحرام ۱۳۶۷ھ | ۲ دسمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۶۴

اخبار احمدیہ

لاہور یکم دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے چار بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ہندوستانی حکومت کا اعتراف شکست۔ کوٹلی کو خالی کرنا محض ایک جنگی چال ہے؟ فوجی ترجمان

جموں یکم دسمبر۔ تمام شہریوں کو نکال لینے کے بعد ہندوستانی فوج نے کوٹلی کو خالی کر دیا ہے۔ اور ہمیر گڑھ ہٹ آئی ہے۔ اور انہوں نے اس طرح اپنی جنگی لائن ۳۰ میل پیچھے کر لی ہے۔ ایک فوجی ترجمان نے کہا ہے۔ کہ یہ ایک جنگی چال ہے۔

بجیت گڑھ اور ملحقہ گاؤں جو جموں سے سیالکوٹ سڑک پر ۱۷ میل کے فاصلہ پر ہیں خالی کر دیئے گئے ہیں۔ ا۔پ

وزیر اعظم ہندوستان کشمیر کے متعلق غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں

سردار محمد ابراہیم کا بیان

پلندری یکم دسمبر۔ سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر گورنمنٹ نے پنڈت نہرو کے اس الزام کی کہ کشمیر کی موجودہ سیاسی الجھن میں پاکستان کا دخل ہے تردید کرتے ہوئے نمائندہ پریس کو بتایا کہ پنڈت نہرو نے واقعات کو غلط رنگ میں پیش کر کے ظالم ڈوگرہ راج کی حمایت کی ہے اور گمراہ کن پروپیگنڈا کی اشاعت کر کے انصاف کا خون کیا ہے۔ وہ کشمیر میں مسلمانوں کی نازک حالت کو جانتے ہوئے لوگوں کو دھوکا میں مبتلا رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن میں انکو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ انکا یہ حربہ بالکل ناکام رہے گا

پاکستان کی حفاظت کی ذمہ داری ہم پر ہے

لائل پور یکم دسمبر۔ سردار شوکت حیات وزیر مالیات مغربی پنجاب نے ایگریکلچر کالج اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا معائنہ کیا۔ ڈائرکٹر آف ایگریکلچر پنجاب آپکے ہمراہ تھے۔ آپ نے پروفیسروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس نئی حکومت کی حفاظت اور مضبوطی کی ذمہ داری ہم پر ہے۔ اگر ہم اپنی تمام طاقت صرف کر دیں تو جلد ہی دنیا میں ہم ایک مضبوط قوم بن جائیں گے۔ (ا۔پ)

ایک پبلک جلسہ میں ڈپٹی کمشنر لاہور کی تقریر

لاہور یکم دسمبر۔ ڈپٹی کمشنر لاہور مسٹر ظفر الحسن نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ لاہور کی زرعی زمین کو پاکستان کے ذرائع کے ساتھ کاشت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کسانوں کی مشکلات کا اعتراف کیا۔ نیز امید ظاہر کی۔ کہ اس ماہ میں وہ مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب کی نہروں میں پانی لانے میں کامیاب ہو جائینگے انہوں نے بتایا کہ ایک عام جلسہ چونگی منڈی میں ۹ دسمبر کو کیا جا رہا ہے جس میں وزیر اعظم پنجاب صدارت فرمائیں گے۔ اور پاکستان نیشنل لیگ۔ علماء اور دوسرے مقررین کی شرکت کی بھی امید ہے۔

(ا۔پ)

پاکستانی علاقہ پر حملے

لاہور یکم دسمبر۔ قصور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۲۵ نومبر کو ۵۰۰ آدمیوں کے ایک جتھے نے جو آتشیں اسلحہ اور برچھیوں سے مسلح تھا ایک بستی گنڈا سنگھ میں متصل تھانہ کنگن پور پاکستانی علاقہ میں حملہ کیا۔ اور جاتے ہوئے جھونپڑیوں کو آگ لگا دی اور دو اشخاص ہلاک کئے گئے۔

سیالکوٹ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریاست جموں کی فوج نے علاقہ پاکستان کے موضع بجنا پر حملہ کیا۔ جس کو ہوم گارڈ اور سرحدی پولیس نے پسپا کر دیا۔ چار گھنٹہ تک مقابلہ ہوتا رہا۔ مگر کسی طرف کا نقصان جان نہیں ہوا۔ مغربی پنجاب کے دوسرے اضلاع سے کوئی خبر نہیں آئی۔

ضلع انبالہ اور دہلی کے معزز خاندانوں کے لئے سہولتیں

لاہور یکم دسمبر۔ ڈائرکٹر آف پبلک ریلیشنز نے ایک اخباری بیان جاری کیا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے ایک علیحدہ محکمہ ۱۱ اجرٹن روڈ پر کھولا ہے۔ اس میں ضلع انبالہ اور دہلی کے معزز خاندان اور سرکاری ملازمین جن کی تنخواہ سو روپے ماہوار سے کم ہے کے کوائف قلم بند کئے جائیں گے۔ تاکہ ان کی معمولی ضروریات بیت المال سے پوری کی جا سکیں۔ مغربی پنجاب کے بیت المال کے مال کو جمع کرنے اور تقسیم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مراکز کھولے گئے ہیں۔ گوالمنڈی۔ نسبت روڈ۔ قلعہ گوجر سنگھ۔ تحصیل بازار۔ موچی گیٹ۔ سنت نگر۔ پورہ۔ بارود خانہ۔ گڑھی شاہو۔ چھاؤنی۔ اچھرہ۔ بھاٹی دروازہ۔ حویلی میاں خاں۔ مصری شاہ۔ یہ مراکز کسی قدر آزاد کام کریں گے۔ مرکزی بیت المال سے ان کو کپڑے اور دوسری اشیاء برائے تقسیم ان مراکز کو ملیں گی۔

وزیر اعظم کے اوقات ملاقات

لاہور یکم دسمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم اپنے قیام لاہور کے دوران میں تمام شائقین ملاقات کو ہر پیر منگل اور جمعرات کے دن ۱½ بجے سے ۲ بجے تک شرف گفتگو بخشا کرینگے۔ اسی طرح تمام ممبران لیجسلیٹو اسمبلی اور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے صدر اور سیکرٹری صاحبان سے ہر منگل اور جمعرات کو بارہ بجے سے ایک بجے تک ملاقات فرمایا کرینگے۔ (او۔پی۔آئی)

راجہ غضنفر علی کی دفاعی چوکی کو ہدایت

لاہور یکم دسمبر۔ اورینٹ پریس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل پاکستان کے وزیر پناہ گزین مسٹر غضنفر علی خان نے بیدیاں گاؤں کا معائنہ فرمایا۔ جو پاکستان کی سرحد پر قصور سب ڈویژن میں واقع ہے۔ آپ نے مقامی ہوم گارڈ کی دفاعی چوکی کو ملاحظہ فرماتے ہوئے نصیحت کی۔ کہ وہ سرحد پار کے اہالیان کے ساتھ مخلصانہ ہمسائیگی کا رویہ اختیار کریں۔ مگر ساتھ کے ساتھ چوکس رہیں اس حملہ سے جو مخالف طرف سے کیا جا سکتا ہے۔ تا وہ اپنی جان و مال اور آبرو کی پوری طرح حفاظت کر سکیں۔

قائد اعظم کراچی پہنچ گئے

کراچی یکم دسمبر۔ قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان بذریعہ ہوائی جہاز آج شام کے چھ بجے لاہور سے کراچی پہنچ گئے

لاء کالج میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

لاہور یکم دسمبر۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان کے مستقبل کے موضوع پر لاء کالج ہال میں ایک پُر از معلومات اور بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ علمی لیکچر ہونے کی وجہ سے تعلیم یافتہ طبقہ خاص طور پر موجود تھا۔ دنیاوی تحریکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان ایک ارتقائی تحریک ہے۔ پاکستان کے دفاع کے متعلق حضور نے فرمایا کہ بدقسمتی سے ہمسائے اس کے ایسے خیر خواہ نہیں۔ ہندوستان میں تو ایک طبقہ ایسا موجود ہے۔ جو پاکستان کے بن جانے کو ظلم خیال کرتا ہے۔ اور اس کو واپس لینے کا کوشاں ہے۔ ان حالات کی وجہ سے پاکستان محفوظ نہیں۔ پاکستان کی سرحد ایک تو بہت لمبی ہے۔ دوسرے گنجان آبادی والے شہر اس کی سرحد پر واقع ہیں۔ اس لئے دفاع کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے

کرنل شیر خاں

کراچی یکم دسمبر۔ کرنل شیر خان کو جج ایڈووکیٹ جنرل پاکستان مقرر کیا گیا ہے۔ یہ پہلے مسلمان ہیں جو اس عہدہ پر فائز کئے گئے۔ آپ شاہ افغانستان کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ا۔پ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر نمبر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تقسیم فلسطین کی تجویز کے خلاف احتجاج اور ہڑتالیں۔ تقسیم فلسطین کے فیصلے نے جنگ کو ناگزیر بنا دیا ہے

کشمیر میں آزاد فوج کے کارہائے نمایاں

لاہور یکم دسمبر۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ آئی۔ این۔ اے کے مسلم سپاہی آزاد کشمیر فوج کے ساتھ شانہ بشانہ داد شجاعت دے رہے ہیں۔ کوٹلی کی فتح میں جو کہ میرپور ڈسٹرکٹ میں دوسرا بڑا شہر ہے۔ اُنہوں نے کارہائے نمایاں سرانجام دئے ہیں۔ کشمیر مسلم کانفرنس کے پبلسٹی بیورو میرپور آفس کے جاری کردہ پریس نوٹ کی خبر ہے کہ گذشتہ تین ہفتوں سے آزاد فوج کے سپاہی کوٹلی کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ لیکن باقی آزاد سپاہیوں کی میرپور محاذ پر مشغولیت کے سبب کوٹلی پر کوئی معرکہ میسر نہ ہو سکا۔ فتح میرپور کے معاً بعد ایک سو پچاس جوانمرد مسلح سپاہی علاقہ پونچھ کے کمانڈر کے ارسال کردہ فوجی دستے کے ہمراہ شریک معرکہ ہو گئے ۲۶ نومبر کو گھمسان کا رن پڑا۔ ۲۷ نومبر کو ہمارے جانباز کوٹلی کو مکمل فتح کرنے کے بعد داخل شہر ہو گئے۔ جہاں انڈین اور ڈوگرہ افواج کا نہایت سختی کے ساتھ صفایا کیا جا رہا ہے۔ جن میں سے کچھ قبل صبح ہی زیر حراست کر لئے گئے

ڈچ فوجیں سیکیورٹی کونسل کے حکم کی خلاف ورزی کر رہی ہیں

ڈاکٹر شہریار کا بیان

کلکتہ ۳۰ نومبر۔ انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر شہریار اپنے بچوں کے ساتھ بذریعہ ہوائی جہاز یہاں تشریف لائے۔ آپ حال ہی میں انڈونیشیا کے مسئلہ کے سلسلے میں امریکہ گئے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ امریکہ کے عوام انڈونیشیا کے متعلق ہمدردانہ خیالات کے حامل ہیں۔ اور آپ کے نزدیک ایسے خیالات ضرور انڈونیشیا کے حق میں اثر انداز ہوں گے۔ آپ نے سیکیورٹی کونسل کی مقرر کردہ سہ اقوام کی کمیٹی کے متعلق امید افزا اقرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ یہ کمیٹی جو انڈونیشیا کی قسمت کا فیصلہ کرنے پر متعین ہے ڈچ اور انڈونیشیا کے مابین ایک صلح کل معاہدہ کرانے میں کامیاب ہو جائیگی۔ اگر ایسا ہو گیا تو انڈونیشیا کے دوسرے مسائل کو جلد طے کرنے میں دقت پیش نہ آئیگی۔ آپ نے انڈونیشیا میں ڈچ افواج کے داخلہ کی پُرزور مذمت کی جو کہ باوجود سیکیورٹی کونسل کی التناعی درخواست کے برابر جاری ہے آپ نے ہندوستان اور انڈونیشیا کے دیرینہ تعلقات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان کی تقسیم ہمارے ہم تعلقات کو زد نہیں پہنچا سکتی (ڈاکٹر)

تقسیم فلسطین کے فیصلے نے جنگ کو ناگزیر بنا دیا ہے

فلسطین ۳۰ نومبر۔ عرب آفس لندن کے ڈائرکٹر جنرل نے ایک اخباری بیان میں کہا۔ کہ اتحادی اقوام نے تقسیم فلسطین کا فیصلہ کر کے اپنے بنائے دستور کو توڑا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اس فیصلہ سے عرب قوم کو اس کے قومی وطن میں ختم کرنا اور دوسرے لوگوں کے حوالے کرنا مقصود ہے۔ اس سے اقلیتوں کی بربادی اور ظلم کا دروازہ کھول دیا گیا ہے عرب اور یہودیوں کو ایک دوسرے کے مقابلے پر کھڑا کر کے شرق وسطیٰ میں جنگ کو ناگزیر بنا دیا ہے۔ عربوں کا ذکر کرتے ہوئے کہ وہ اس فیصلے کو قطعاً نہیں مانینگے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ واشنگٹن اور نیو یارک میں عرب آفس بند کر دئے جائینگے۔ اور نیز دوسرے عرب آفس کو بھی کم کرنا ہو گا۔ اور اس طرح فارغ شدہ لوگوں کو اس جد وجہد میں لگایا جائیگا (اے پی)

عرب قیدیوں کا یہودیوں پر حملہ

یروشلم یکم دسمبر۔ حکومت کے بیان کے مطابق فلسطین کی پولیس نے عربی قیدیوں پر گولی چلا دی۔ جنہوں نے یہودی قیدیوں پر حملہ کر دیا۔ آج جبکہ وہ ورزش کر رہے تھے عربی قیدیوں کا کچھ جانی نقصان ہوا اور یہودیوں کو محفوظ واپس ان کی کوٹھڑیوں میں بھیج دیا گیا پولیس کی طاقت کو مضبوط کر دیا گیا ہے اور فوج تیار کھڑی ہے (رائٹر)

تقسیم فلسطین کی تجویز کے خلاف احتجاج

یروشلم یکم دسمبر۔ سٹیشن یروشلم سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جہاں تقسیم فلسطین کیخلاف ہڑتال کی گئی۔ ہڑتالیوں میں سے سینکڑوں نے اتحادی اقوام مردہ باد کے نعرے لگائے۔ عربوں کی کمیٹی اعلیٰ کا ہنگامی جلسہ یروشلم میں ہو رہا ہے عربی لیڈروں نے عربوں کے تقسیم فلسطین کے روکنے کا مستحکم *

فلسطین میں ہڑتال

یروشلم یکم دسمبر۔ عربوں کی کمیٹی اعلیٰ نے تمام ملک میں تین دن کیلئے عام ہڑتال کا حکم دیا ہے۔ جو منگل سے شروع ہم

* ارادے کا اعلان کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ فیصلہ مشرق قریب میں چنگاری کا کام کریگا۔ اور فلسطین کی قسمت کا اصل فیصلہ فلسطین میں ہی ہو گا (رائٹر)

ہم ہو گا۔ میٹنگ میں جو تمام دن جاری رہی۔ ایک ریزولیشن پاس کیا گیا جس میں مجلس اتحاد اقوام کے تقسیم فلسطین کے فیصلہ کی مذمت کی گئی ہے۔ کمیٹی نے یہودیوں سے مکمل قطع تعلق کی ہدایت کی ہے نیز جو شخص یہودیوں سے کسی قسم کا تعلق رکھیگا وہ باغی تصور کیا جائیگا۔ اگر فلسطین میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا تو اس کیلئے کمیٹی نے ابتدائی اقدام اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے نیز اسبارے میں ہدایات بروقت شائع کر دی جائینگی (آزاد)

روزنامہ الفضل لاہور — ۲ دسمبر ۱۹۴۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

تحریکِ جدید کے چودہویں سال کا آغاز

خُدائی سلسلے انسانوں کے محتاج نہیں۔ بلکہ انسان خُدائی سلسلے کے محتاج ہیں

ہم ایک کامل ہستی کا بیج ہیں۔ جو دُنیا کی کھیتی میں ڈالا گیا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۴۷ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

دو چار دِنوں میں نومبر کا مہینہ ختم ہونے والا ہے۔ اور نومبر کے آخر میں تیرہ سال سے میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا کرتا ہوں۔ اب

چودہویں سال کی تحریک

کے اعلان کا وقت آگیا ہے۔ اور جسطرح چودہویں رات کا چاند ایک مکمل چاند ہُوا کرتا ہے۔ اِسی طرح چودہویں سال کی تحریک بھی ایک ایسے موقع پر ہونے لگی ہے۔ جبکہ تحریکِ جدید کا مقصد اپنے انتہا کو پہنچ رہا ہے۔ تحریکِ جدید کی غرض یہ تھی۔ کہ جماعت میں

اِسلامی شعار اور سادہ زندگی

کی عادت پیدا کی جائے۔ اور تبلیغ احمدیت اور تبلیغِ اسلام کے کام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی کوشش کی جائے۔ جماعت کے ایک طبقہ نے اِس کام میں حِصّہ لیا۔ اور بڑے زور سے حِصّہ لیا۔ . . . . لیا۔ ایک اور حِصّہ نے اِس کام میں سُستی اور غفلت دکھائی۔ اور بعد میں اپنی سُستی اور غفلت کا ازالہ کرتے ہوئے وہ اس تحریک میں شامل ہوگیا اور کچھ حِصّہ ایسا بھی تھا۔ جو نہ شروع میں شامل ہوا۔ نہ درمیان میں شامل ہُوا۔ اور نہ آج تک اُسے شامل ہونے کی توفیق ملی ہے گیارہویں سال سے تحریکِ جدید کے دفتر دوم کا بھی اعلان کر دیا گیا تھا۔ تاکہ وہ نوجوان جو پہلے بچے تھے۔ یا وہ بیکار جن کی پہلے کوئی کمائیاں نہ تھیں۔ اب بڑے ہوکر باکار ہوکر اپنے اُس فرض کو ادا کرسکیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اُن پر عائد ہوتا ہے۔ ہماری جماعت ایک

جماعت ہے فرد نہیں

فرد مرا کرتے ہیں۔ جماعتیں نہیں مرا کرتیں۔ فرد کا کام ایک وقت پر جاکر ختم ہو جاتا ہے مگر جماعتوں کا کام کسی وقت ختم نہیں ہوتا۔ سوائے اِس کے کہ وہ آپ ہی ختم ہو جانا چاہتی ہوں۔ پس تحریکِ جدید کسی ایک سال کے لئے نہیں دو سال کے لئے نہیں۔ دس سال کے لئے نہیں۔ بیس سال کے لئے نہیں سو سال کے لئے نہیں۔ ہزار سال کے لئے نہیں تحریکِ جدید اُس وقت تک کے لئے ہے جب تک جماعت کی رگوں میں زندگی کا خُون دوڑتا ہے۔ جب تک جماعت احمدیہ دنیا میں کوئی مفید کام کرنا چاہتی ہے۔ اور جب تک جماعت احمدیہ اپنے فرائض اور اپنے مقاصد کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہتی ہے۔ تحریکِ جدید درحقیقت نام ہے اُس جدوجہد کا جو ایک احمدی کو احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے کرنی چاہیئے۔ تحریکِ جدید نام ہے اُس جدوجہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے

ہر احمدی پر واجب ہے

اور تحریکِ جدید نام ہے۔ اُس کوشش اور سعی کا جو اسلامی شعار اور اسلامی اصول کو دُنیا میں قائم کرنے کیلئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ روپیہ کا حصہ صرف ایک ظاہری نشانی ہے کیونکہ اس زمانہ میں کچھ نہ کچھ دولت خرچ کئے بغیر کام نہیں ہوسکتا۔ ورنہ درحقیقت تحریکِ جدید نام ہے اُس عملی کوشش کا جو ہر احمدی اپنی اصلاح اور دوسروں کی اصلاح کے لئے کرتا ہے۔ ہر وہ احمدی جس کے سامنے تحریک جدید کے مقاصد نہیں رہتے۔ درحقیقت وہ اپنی موت کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے یا اپنی زندگی کے لئے کوئی کوشش کرنا پسند نہیں کرتا۔

خُدائی سلسلے

درحقیقت انسانوں کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ اِنسان خدائی سلسلوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ خُدا کی طرف سے آنے والی روح اُسی طرح دنیا میں بکھر جاتی ہے۔ جس طرح بارش کا پانی جب آسمان سے برستا ہے۔ تو وہ دُنیا میں بکھر جاتا ہے۔ جس طرح اچھا کسان بارش کا پانی جمع کرکے اپنی فصل کے لئے نہایت مفید سامان بہم پہنچاتا ہے۔ اسی طرح ہوشیار مومن اللہ تعالےٰ کے فیضان کی بارش کو اپنے اندر جذب کرلیتا ہے۔ اور نہ صرف اِس دنیا میں بلکہ اگلے جہان میں بھی اُس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ لیکن بیوقوف اور نادان اور جاہل کسان پانی کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ ضائع چلا جاتا ہے۔ اور پھر سارا سال وہ چیختا اور چلّاتا اور روتا ہے۔ مگر اُس کی آواز نہیں سُنی جاتی۔ کیونکہ وہ آواز خُدا تعالےٰ کے قانون کے خلاف ہوتی ہے پس آج میں چودہویں سال کی تحریک کا

اعلان کرتا ہوں

مجھے کہا گیا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کے لُٹے ہوئے احمدی جنہوں نے تحریک جدید میں حِصّہ لیا تھا۔ اب کیا کریں۔ اگر وہ مجھ سے پوچھیں۔ تو میں اُنہیں یہی کہوں گا۔ کہ مومن خُدا تعالےٰ پر بدظنی نہیں کیا کرتا۔ اگر وہ اپنے ایمان اور اپنے حوصلہ کو اُن وعدوں کے مطابق بنائیں گے۔ جو جماعت احمدیہ سے کئے گئے ہیں۔ تو خُدا تعالےٰ بھی اُن کے ایمان اور یقین اور توکل کو ضائع نہیں کریگا۔ ہوسکتا ہے۔ کہ کچھ لوگوں کی حالت آئندہ خراب ہوجائے یا خراب ہی رہے اور سُدھر نہ سکے۔ مگر اس امر کے بھی سامان ہیں۔ کہ اگر وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اللہ تعالےٰ کی بتائی ہوئی تدبیروں اور عقل اور دماغ سے کام لیں۔ تو اُن کی آئندہ حالت اُس سے بہت اچھی ہوجائے۔ جو مشرقی پنجاب میں تھی۔ جہاں تک خُدا نے مجھے عقل دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہمارے لئے

ترقی کے راستے

پہلے سے بہت زیادہ کھُلے ہیں۔ انسان کی عقل ہی ہوتی ہے۔ جو اُسے ترقی کی طرف لے جاتی ہے۔ اور جہالت ہی ہے۔ جو اُسے تباہ کرتی ہے۔ مُردہ دِل انسان کے ہاتھ اور پاؤں میں بھی مُردنی ہوتی ہے۔ اور وہ اپنی قوتوں سے کام لینے کی بجائے اُن کو ضائع کردیتا ہے۔ لیکن جس شخص کے اندر زندگی کی رُوح ہوتی ہے اُس کے ہاتھ اور پاؤں میں بھی زندگی کی علامات نظر آنے لگتی ہیں۔ جو شخص خدا تعالےٰ پر توکل کرتا ہے۔ اُس کے دماغ میں روشنی پیدا کی جاتی ہے۔ اور جس کے دماغ میں روشنی پیدا کی جائے اُسے آپ ہی آپ کامیابی کے راستے نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ درحقیقت انسان اپنی موت آپ مرتا ہے۔ خُدا نے انسان کے لئے زہر نہیں بنایا۔ تریاق پیدا کیا ہے۔ ہر انسان جو مرتا ہے۔ اپنے لئے آپ زہر پیدا کرتا ہے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ پر سچا توکل کرے۔ تو اُس کی کامیابی کے کئی رستے نکل آتے ہیں۔

صحابہؓ

نے جب مکہ چھوڑا۔ اور اپنی جائدادوں کو ترک کیا۔ تو بظاہر وہ اپنے تمام مکانات اور تمام مال و متاع کو اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے۔ مگر اپنے وقت پر مرنے والے مہاجرین مکہ کی اُس زندگی سے کہیں بڑھ کر تھے۔ جو اُنہیں مکہ میں حاصل تھی۔ مکہ کے بڑے بڑے مالداروں میں حضرت عثمانؓ اور حضرت ابوبکرؓ تھے لیکن جس حالت میں یہ لوگ فوت ہوئے ہیں جہاں تک مالی حالت کا سوال ہے اُنکی حالت اُس سے بہت بڑھ کر تھی جس حالت میں وہ مکہ میں سے نکلے تھے۔ اِسمیں کوئی شبہ نہیں کہ جب حضرت عثمانؓ فوت ہونے لگے تو اُنکے پاس روپیہ نہیں تھا۔ مگر روپیہ کا فقدان اسلئے نہیں تھا۔ کہ وہ کنگال تھے۔ بلکہ اِس لئے تھا۔

جیسا کہ انہوں نے خود بھی بتایا کہ انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور دوسرے اسلامی کاموں میں اپنی موت سے پہلے

اپنا تمام روپیہ

خرچ کر دیا تھا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ فوت ہوئے تو اڑھائی کروڑ درہم ان کے گھر سے نکلا۔ اس زمانہ کے لحاظ سے اڑھائی کروڑ درہم کے یہ معنے ہیں کہ وہ اڑھائی ارب درہم کی جائیداد تھی۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لو کہ ساٹھ کروڑ روپیہ ان کے گھر میں سے نکلا۔ حالانکہ آجکل جو بڑے بڑے میلنیر (Millionair) ہیں۔ ان کے گھروں سے بھی ساٹھ کروڑ روپیہ نہیں نکل سکتا۔ تو اللہ تعالیٰ کے لئے جو لوگ قربانیاں کرتے ہیں انکی قربانیاں کبھی ضائع نہیں جاتیں۔ اور اگر بفرض محال کسی کی موت اس وقت سے پہلے ہو جاتی ہے جب خدا کی طرف سے کامیابی کے رستے کھولے جاتے ہیں تو پھر بھی کیا ہے۔ یہ دنیا نہایت محدود چیز ہے اصل زندگی تو وہ ہے جو اگلے جہان سے شروع ہوتی ہے۔ اگر کسی کی

اگلی زندگی

سُدھر جائے اور دنیا میں اُسے کچھ نقصان بھی پہنچ جائے تو یہ نقصان کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ جہاں تک میں دیکھتا ہوں عقل سے کام لینے والے کیلئے بہت رستے کھلے ہیں۔ محنت سے کام لینے والے کیلئے بہت رستے کھلے ہیں افسوس یہ ہے کہ بہت سے لوگ محنت نہیں کرتے بلکہ چاہتے ہیں کہ پکی پکائی روٹی انہیں مل جائے۔ اور من اور سلوٰی ان کے لئے آسمان سے اُترے حالانکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی جو سمجھ دی ہے۔ اُس کے لحاظ سے تو ہم سمجھتے ہیں کہ پہلے من و سلوٰی بھی آسمان سے نہیں اترے بلکہ زمین میں سے نکالے گئے تھے۔ اور آسمان پر گئے ہوئے مسیحؑ کے متعلق بھی ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ آسمان پر نہیں گئے بلکہ زمین میں ہی مدفون ہیں۔ جب اس قسم کے

پہلے غلط خیالات

بھی اللہ تعالیٰ نے تمہارے ذریعہ سے دُور کر دئے ہیں۔ تو اب تم اُسی قسم کے اور غلط خیالات کس طرح اپنے دلوں میں رکھ سکتے ہو۔ پس اگر وہ لوگ مجھ سے پوچھیں تو میں انہیں تو یہی کہونگا کہ وہ اپنے وعدوں میں کمی نہ کریں۔ بلکہ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنے اخلاص اور قربانی کی روح کا مظاہرہ کریں۔ اگر خدا تعالیٰ انہیں توفیق دے۔ تو وہ اپنے وعدہ کو دوران سال میں پورا کر دیں اور اگر ادا کرنے کی توفیق نہ ملے تو اس رقم کو قرض تصوّر کر کے اگلے سال کے چندہ میں بڑھا دیں پھر اگلے سال ادائیگی کی کوشش کریں۔ اور اگر اس سال بھی ادا کرنے کی انہیں توفیق نہ ملے تو دونوں سالوں کی رقم اپنے اوپر قرض تصوّر کرتے ہوئے اس سے اگلے سال میں بڑھا دیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں

تمام چندہ

ادا کرنے کی توفیق مل جائے۔ اور اگر باوجود اُنکی نیک نیتی اور اخلاص اور دیانتدارانہ کوششوں کے خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں چندہ ادا کرنے کی توفیق نہیں ملتی اور وہ اُسی حالت میں مر جاتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ ویسے ہی سمجھے جائینگے جیسے وہ لوگ جنہوں نے اپنی زندگی میں تمام چندہ ادا کر دیا۔ ایک شخص اگر دس روپے کا وعدہ کرتا ہے۔ مگر باوجود پوری کوشش اور جد وجہد کے وہ دس روپے ادا نہیں کر سکتا تو اگر یہی کوشش کرتے کرتے وہ مر جائیگا۔ تو گو اُس نے دس روپے ادا نہیں کئے ہونگے۔ مگر خدا تعالیٰ کے حضور یہی لکھا جائیگا کہ اُس نے دس روپے ادا کر دئے ہیں۔ یا ایک اور شخص دس ہزار روپیہ وعدہ کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اُس کے حالات ایسے ہیں کہ اگر وہ دیانتدارانہ رنگ میں کوشش کریگا تو یہ رقم ادا کر سکے گا۔ مگر کچھ ایسی روکیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ وہ یہ رقم ادا نہیں کر سکتا تو اگر ایسی حالت میں وہ مر جاتا ہے تو چونکہ اُس نے دس ہزار روپیہ کی ادائیگی کے لئے

پوری کوشش

کی ہوگی۔ اور آخر وقت تک اس کی یہی تمنّا ہوگی کہ میں یہ رقم جلد سے جلد ادا کر دوں اسلئے باوجود اس کے کہ اُس نے دس ہزار میں سے ایک روپیہ بھی ادا نہیں کیا ہوگا۔ خدا تعالیٰ کے حضور یہی سمجھا جائیگا کہ اُس نے دس ہزار روپیہ دیدیا ہے۔ پس تم اگر اپنے وعدوں کو قائم رکھو۔ اور ایسی حالت میں مر جاؤ تو اللہ تعالیٰ کے حضور تمہیں وہی ثواب ملے گا جو پورا چندہ ادا کرنے والوں کو ملے گا۔ الحمد یہ کتنے بڑے فائدہ کی بات ہے۔ اگر تمہیں توفیق مل جاتی ہے تو تم چندہ ادا کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہو۔ اور اگر تمہیں توفیق نہیں ملتی مگر ادائیگی کے لئے تم اپنی کوششیں جاری رکھتے ہو۔ اور اسی حالت میں ایک دن وفات پا جاتے ہو تو باوجود چندہ ادا نہ کرنے کے تمہیں وہی ثواب مل جائیگا جو دس ہزار روپیہ دینے والے کو ملیگا۔ اگر تم دس روپیہ چندہ لکھواتے اور تمہیں اس کی ادائیگی کی توفیق نہ ملتی۔ تب بھی تم نے چندہ ادا نہیں کرنا تھا۔ اور اگر تم دس ہزار روپیہ چندہ لکھواتے اور تمہیں اسکی ادائیگی کی توفیق نہ ملتی۔ تب بھی تم نے چندہ ادا نہیں کرنا تھا۔ مگر چونکہ تم ارادہ رکھتے تھے۔ کہ تم دس روپیہ یا دس ہزار روپیہ سلسلہ کو ادا کرو۔ اس لئے تمہارے مر جانے کی صورت میں تمہارا

مخلصانہ ارادہ

ہی تمہارے عمل کا قائمقام بن جائیگا اور تمہیں اسی صف میں لاکر کھڑا کر دیگا۔ جس صف میں چندہ دینے والے کھڑے ہونگے۔ پس تصوّف کے لحاظ سے میرا مشورہ انہیں یہی ہے کہ وہ اپنے وعدوں میں کمی نہ کریں۔ بلکہ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اپنے پہلے حالات کے مطابق ہی چندہ لکھوائیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ

مغربی پنجاب

کے رہنے والوں میں سے بھی اگر کوئی شخص صرف دس روپے دینے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ دس ہزار روپیہ چندہ لکھوا دے۔ یہ تو دھوکا اور فریب ہوگا۔ اور ایسا شخص ثواب کی بجائے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد ہوگا۔ مَیں جو کچھ کہتا ہوں یہ ہے کہ وہ مشرقی پنجاب کا دوست جسے اللہ تعالیٰ نے پہلے اس بات کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ کہ وہ زیادہ چندہ دے مگر اب اس کی جائیداد کھوئی گئی ہے۔ تو چونکہ کھوئی ہوئی چیز کے ملنے کا بہت امکان ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنی کھوئی ہوئی طاقت کے مطابق وعدہ کرے پھر اگر وہ محنت اور کوشش اور عقل سے کام لیگا تو اللہ تعالیٰ اُسے اس وعدہ کو پورا کرنے کی ضرور توفیق عطا فرما دیگا۔ اور چونکہ اُس نے اپنے وعدہ میں اضافہ بناوٹ سے نہیں کیا ہوگا بلکہ اس بنا پر وعدہ کیا ہوگا جس بنا پر وہ ہمیشہ سے وعدہ کرتا چلا آیا ہے۔ اِس لئے اگر وہ اسی حالت میں مر جائیگا تو خدا تعالیٰ اس کے پُرانے فعل اور پُرانی کوشش کی وجہ سے اُسکے چندہ ادا نہ کرنے کے باوجود بشرطیکہ اُس نے اپنی طرف سے ادائیگی کے لئے پوری کوشش اور جد وجہد کی ہو۔ اُسے

اتنا ہی ثواب

دیگا جتنا ثواب اُسے ادا کرنے کی وجہ سے ملنا تھا۔

مغربی پنجاب کے رہنے والے لوگ یا اُن علاقوں کے رہنے والے افراد جن پر وہ تباہیاں نہیں آئیں جو مشرقی پنجاب میں رہنے والوں پر آئی ہیں۔ اُن سے مَیں کہتا ہوں کہ وہ اپنے وعدوں کو حسب سابق پہلے سالوں سے بڑھانے کی کوشش کریں۔ اور نئے سے نئے افراد کو تحریک جدید کا ممبر بنائیں۔ اس وقت بعض کاموں کی وجہ سے

سات لاکھ روپیہ کا قرض

تحریک جدید پر ہے جو درحقیقت جماعتی قرضہ ہے۔ بعض بوجھ تو ایسے ہیں جو ہماری اپنی غلطیوں کا نتیجہ ہیں۔ یعنی بعض کوششیں تحریک جدید کا مال بڑھانے کے لئے کی گئیں مگر وہ اُلٹ ثابت ہوئیں اور روپیہ ضائع ہو گیا۔ اور بعض کوششیں اس لئے کامیاب نہیں ہو سکیں کہ ہمیں اچھے کارکن میسّر نہیں آرہے۔ مثلاً تحریک جدید کیلئے دس ہزار ایکڑ زمین خریدی گئی ہے اور یہ نہری زمین ہے۔ اگر اس کی صحیح قیمت ڈالی جائے تو اس وقت کی قیمتوں کے لحاظ سے یہ زمین تیس لاکھ روپیہ کی ہے۔ بلکہ اگر ہمیں وہ قیمت مل جائے جو اس وقت پنجاب میں زمینوں کی ہے بلکہ اُس سے آدھی بھی مل جائے تو یہ

ایک کروڑ روپیہ کی جائداد

ہے۔ مگر ہمیں سمجھدار کارکن نہیں مل رہے اور اسوجہ سے آمد بہت کم ہوتی ہے۔ اتنی کم کہ جو رقوم پہلے ادا کرنی ضروری ہیں وہی بمشکل ادا ہوتی ہیں۔ اگر صحیح طور پر کام کرنے والے مل جاتے تو اس زمانہ کی قیمتوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے تین لاکھ روپیہ سالانہ کی آمد ہو سکتی تھی۔ بلکہ عام حالات میں بھی ایک لاکھ کی آمد بالکل یقینی ہے۔ مگر ابھی تک اس زمین کی وجہ سے ہمیں کوئی آمدن نہیں ہو رہی بلکہ اتنی بھی نہیں ہو رہی کہ ہم اُسے آمدن کہہ سکیں۔ صرف اتنا روپیہ آتا ہے جس سے ہم پُرانے قرضے اور کچھ نئی قسطیں ادا کر سکتے ہیں۔ اتنی رقم نہیں آتی کہ ہم اُسے خزانہ میں جمع کر سکیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اچھے کارکنوں کی صورت میں اس آمد میں بہت کچھ اضافہ ہو سکتا ہے مگر مشکل یہی ہے کہ تجربہ کار اور محنتی کارکن جو آمد بڑھائیں وہ ہمیں ابھی تک میسّر نہیں آئے۔

سندھ اور پنجاب کے حالات

بھی مختلف ہیں۔ سندھ میں مزارع زیادہ ہیں اور مالک کم ہیں۔ اسوجہ سے مزارع محنت نہیں کرتے اور پیداوار اتنی نہیں ہوتی جتنی ہونی چاہیئے اور ان زمینوں سے اسکا ⅕ بچت بھی نہیں ہوتی جتنی پنجاب میں ہوتی ہے۔ اس مہنگے زمانہ میں بھی وہاں اچھا مربعہ زمین ساڑھے تین سو چار سو روپیہ میں مل جاتا ہے جبکہ یہاں اچھا مربعہ زمین دو اڑھائی ہزار روپیہ میں ملتا ہے۔ گویا یہاں کی نسبت وہاں کی آمد چھ گنا کم ہے۔ مگر بہرحال وہ ایک جائیداد ہے اور کسی وقت اُس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ لیکن اسوقت سلسلہ کا بار اٹھانے میں وہ کوئی مدد نہیں دے رہی۔ اس کے علاوہ سلسلہ کا مال بڑھانے کے لئے

بعض اور کوششیں

بھی کی گئی ہیں۔ مگر ابھی تک ان کوششوں میں پوری کامیابی نہیں ہوئی۔

بہرحال اس وقت تبلیغ کا کام اور قرضہ اتارنے کا کام سلسلہ پر اور سلسلہ کے مخلص افراد پر ہی ہے۔ گذشتہ سال جو تحریک کی گئی تھی۔ اُس میں سے بھی ڈیڑھ لاکھ روپیہ سے زیادہ کی وصولی ابھی باقی ہے اور بوجھ اُسی طرح ہے جسطرح پہلے تھا۔ گو ہندوستان سے باہر کی جماعتوں پر ہم زور دے رہے ہیں کہ وہ

اپنا بوجھ آپ اٹھانے کی کوشش کریں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ بعض جماعتیں کسی صورت میں بھی اپنا بوجھ خود اٹھا نہیں سکتیں۔ مگر پھر بھی وہ اس کوشش میں لگی ہوئی ضرور ہیں اور بعض تو ایسی قربانی کررہی ہیں جو ہندوستان کی جماعتوں کے لئے

ایک نمونہ

ہے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے فرائض کو یاد رکھتے ہوئے اور اپنی ذمہ واریوں کو سمجھتے ہوئے تحریک جدید کے اس دَور میں زیادہ سے زیادہ حصّہ لینے کی کوشش کرے خصوصاً مغربی پنجاب اور ہندوستان اور پاکستان سے باہر کے لوگوں کو اس تحریک میں نمایاں حصّہ لینا چاہیئے۔ اسکے علاوہ انکا یہ بھی فرض ہے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم کے لئے نئے نوجوان پیدا کریں اور اس طرح اس سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے کی کوشش کریں۔

گذشتہ سال تحریک جدید کے دفتر دوم کا وعدہ ۹۵ ہزار کا تھا۔ مگر جہاں تک تحریک جدید کے اخراجات کا تعلق ہے وہ چار پانچ لاکھ تک پہنچ چکا ہے۔ چار پانچ لاکھ کے مقابلہ میں ۹۵ ہزار کی آمد بہت ہی تشویش پیدا کرنیوالی ہے آج سے پانچ سال بعد تحریک جدید کا سارا بوجھ دفتر دوم پر ہی ہوگا۔ اور دفتر اول اس وقت تک فارغ ہوچکا ہوگا۔ اس لئے جب تک ہم

دفتر دوم

کو بھی چار یا پانچ لاکھ تک نہیں پہنچا دیتے اسوقت تک ہمیں پوری کامیابی میسّر نہیں آسکتی۔ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے دوستوں، اپنے رشتہ داروں، اپنے واقفوں اپنے ہم علاقہ اور اپنے ہم عصر لوگوں کو تحریک کرے کہ ان میں سے جو لوگ اسوقت تک تحریک جدید میں حصّہ نہیں لے سکے وہ دفتر دوم میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ اور جو پہلے سے دفتر اول یا دفتر دوم میں شامل ہیں وہ زیادہ سے زیادہ خود بھی وعدہ کریں اور دوسروں کو بھی نمایاں اضافوں کیساتھ وعدہ کرنیکی تحریک کریں۔ خصوصیت سے دفتر دوم کو مضبوط کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ جو لوگ دفتر دوم میں شامل ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ ایسا اچھا نمونہ دکھائیں جو دفتر سوم والوں کے لئے قابل رشک ہو۔ اور

دفتر سوم

والوں کا فرض ہے کہ وہ ایسا اچھا نمونہ دکھائیں۔ جو دفتر چہارم والوں کیلئے قابلِ رشک ہو۔ اور دفتر چہارم والوں کا فرض ہے کہ وہ ایسا اچھا نمونہ دکھائیں جو دفتر پنجم والوں کے لئے قابل رشک ہو اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے یہاں تک کہ قیامت تک یہ سلسلہ چلتا چلا جائے اور اسلام اور احمدیت کی اشاعت کیلئے ایک مضبوط بنیاد ہمارے ہاتھوں سے قائم ہوجائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر دفتر میں حصّہ لینے والے لوگ خدا تعالےٰ کے حضور ثواب کے مستحق ہونگے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے دفتر اول میں حصّہ لیا ہے وہ خدا تعالےٰ کے حضور بعد میں شامل ہونے والے لوگوں کے ثواب میں بھی شریک ہونگے کیونکہ دفتر اول میں شامل ہونیوالوں کا نمونہ دفتر دوم میں شامل ہونیوالوں کے لئے تحریک کا موجب بنا اور دفتر دوم میں شامل ہونیوالوں کا نمونہ دفتر سوم میں شامل ہونے والوں کے لئے تحریک کا موجب ہوگا اور چونکہ ہر دفتر اگلے دفتر کے لئے

ارہاص اور تحریک

کا موجب ہوتا ہے اس لئے ہر دفتر میں حصہ لینے والا نہ صرف اپنے عمل کا اللہ تعالےٰ سے ثواب پائیگا۔ بلکہ دوسروں کے لئے نیکی کا نمونہ بن جانیکی وجہ سے اُن کے ثواب میں بھی حصہ دار ہوگا۔ اور چونکہ دفتر اول والوں نے اس تمام تسلسل کی بنیاد رکھی ہے، اور دفتر اوّل پر ہی آئندہ دفاتر کی عمارت کھڑی ہونیوالی ہے۔ اس لئے وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک کے دفتر اوّل میں حصّہ لیا ہے وہ سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے وارث ہونگے۔

بہرحال آج میں خدا تعالیٰ کے فضل پر توکّل کرتے ہوئے اور اسکی رحمت اور کرم کی امید رکھتے ہوئے ایسے حالات میں جو بظاہر خراب معلوم ہوتے ہیں لیکن روحانی طور پر وہ بہترین حالات ہیں تحریک جدید کے چودھویں سال کو آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ دنیا کی تباہی اور بربادی درحقیقت مومنوں کو آسمان پر لکھی ہوئی کامیابی کا ایک

الٹا عکس

ہوتا ہے جسطرح خواب میں اگر کسی شخص کو ہنستے دیکھا جائے تو اُس سے مراد اس کا رونا ہوتا ہے اور اگر کسی کو روتا دیکھا جائے تو اُس سے مراد اُس کا ہنسنا ہوتا ہے۔ اسی طرح خدائی جماعتوں پر بھی جو ابتلاء آتے ہیں وہ خوابوں کی طرح بظاہر ابتلاء ہوتے ہیں لیکن درحقیقت آسمان پر اُن کی

کامیابی کا بیج

بویا جاتا ہے اور اس کامیابی کا زمین پر جب الٹا عکس پڑتا ہے تو وہ ابتلاء کی صورت میں نظر آتا ہے تم نے دیکھا ہوگا۔ کہ کاتب ہمیشہ سیدھی کتابت کرتا ہے۔ لیکن جب کاپی پتھر پر لگائی جاتی ہے تو حروف الٹے نظر آنے لگتے ہیں۔ اسی طرح فرشتے بھی آسمان پر جب خدائی جماعتوں کی اچھی تقدیر لکھتے ہیں تو اس اُلٹی عقل کی دنیا میں اسکا اُلٹا عکس پڑ جاتا ہے۔ بظاہر اُن کی تباہی اور بربادی کے آثار نظر آتے ہیں۔ لیکن جب اُس پتھر پر کاغذ رکھ کر کاپیاں لگائی جاتی ہیں۔ اور جب یہی تباہیاں اور بربادیاں اپنا بیج پیدا کرتی ہیں تو ہر شخص اُن کاپیوں کو پڑھ کر اور اس بیج سے پیدا شدہ فصل کو دیکھ کر اُس

خوش قسمتی کا اندازہ

لگا لیتا ہے جو خدا تعالیٰ کے انبیا کی جماعتوں کیلئے مقدر ہوتی ہے۔ سو جو کچھ تم تباہی اور بربادی دیکھتے ہو یہ ایسی ہی ہے جیسے کتابت کے پتھر پر الٹے نقش آجاتے ہیں۔ آج لوگوں کو بیشک ہماری الٹی قسمت نظر آتی ہے۔ مگر جب اس پتھر پر کاپیاں لگائی جائیں گی تو وہ ایک ایسی خوشنما اور خوبصورت چھپی ہوئی کتاب کی صورت میں ظاہر ہونگی کہ جن لوگوں کو آج بُرا وقت نظر آتا ہے۔ اور جو ہماری تباہی اور بربادی کے خواب دیکھ رہے ہیں اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی اور وہ حیران ہونگے کہ یہ کیسے نیک وقت کی تحریر تھی جس سے ایسی شاندار کتاب چھپی۔ زمیندار جب زمین میں اپنا بیج پھینک دیتا ہے تو ایک ناواقف اور زراعت کے اصول سے نابلد شخص اسے دیکھ کر کہتا ہے۔ یہ کیسا احمق اور بیوقوف کسان ہے جس نے اپنا غلّہ گھر سے اٹھایا اور زمین میں پھینک دیا۔ مگر جب وہی غلّہ ایک ایک دانہ کی بجائے کئی کئی سو دانوں کی صورت میں آسے

واپس لیتا ہے

تب اسے احمق اور بیوقوف قرار دینے والا اپنی غلطی کو محسوس کرتا ہے اور اسے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح طریق وہی تھا جو کسان نے اختیار کیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا نے ہمیں اٹھا کر زمین میں پھینک دیا ہے مگر ہمیں یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ ہم کیا ہیں ؟ ہم ایک کامل ہستی کا پیدا کیا ہوا بیج ہیں ہم خدا تعالیٰ کے فارم کا بیج ہیں جو دنیا کی کھیتی میں ڈالا گیا۔ اگر لائل پور کا بیج اعلےٰ درجہ کا غلّہ پیدا کرتا ہے۔ اگر سکرنڈ کے فارم کا بیج اعلیٰ درجہ کا غلّہ پیدا کرتا ہے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ

خدا تعالیٰ کے فارم کا بیج

جب زمین میں پھینکا جائیگا تو وہ کیسی شاندار اور اعلیٰ درجہ کی کھیتی پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔

بیشک دنیا کی نگاہوں میں ہم مٹّی میں ملائے گئے ہیں۔ مگر آسمانی فرشتوں کی نگاہ میں ہم ایک کھیت میں ڈالے گئے ہیں۔ اور ہم اس کھیت سے ایک دن ایسی شان اور عظمت سے نکلیں گے کہ دنیا کی نظریں ہمیں دیکھ کر حیران ہوں گی۔ اس کی آنکھیں خیرہ ہوجائیں گی اور دشمنوں کے دل

مایوسی سے بھر جائیں گے

جیسے قرآن کریم میں ہی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یعجب الزّرّاع۔ خدا تعالےٰ کی بوئی ہوئی فصل ایسی شان کے ساتھ نکلتی ہے کہ منکر اور بے دین لوگ تو الگ رہے خود بونے والے جنہوں نے یقین سے بویا تھا اسے دیکھکر حیران رہ جاتے ہیں اور انکی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ایسی اعلیٰ درجہ کی فصل کہاں سے نکل آئی۔

تحریک جدید کے مالی جہاد میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دوسرے مخلصین کی شاندار قربانیاں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے مالی جہاد میں دفتر اوّل کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کی قربانیوں کا مطالبہ جماعت سے فرما چکے ہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطبہ پڑھا اسکے پڑھ لینے کے بعد ہر وہ شخص تحریک جدید کے جہاد میں شمولیت کی سعادت رکھتا ہے اپنے گذشتہ سال کے وعدہ پر لازماً اضافہ کریگا۔ کیونکہ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں پڑتا۔

تحریک جدید کے جہاد میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فہرست شائع ہوچکی ہے۔ اب خاندان نبوّت کی دوسری فہرست اور دوسرے احباب کے اخلاص بھرے خطوط کا خلاصہ دیکر تحریک کی جاتی ہے کہ جماعتیں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب اس خلوص سے اپنے وعدے جلد سے جلد پیش حضور کریں۔

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضور کی آج کی تحریک کے ماتحت سال چہاردہم کے لئے اپنی طرف سے چھ سو روپیہ کا وعدہ پیش کرتا ہوں گذشتہ سالوں میں ہر سال پندرہ روپے اضافہ کرتا رہا ہوں۔ اس سال توکلاً علی اللہ پچپن روپیہ کا اضافہ کیا ہے۔ وما توفیقی الّا باللہ العظیم۔ اسی طرح عزیزہ امۃ اللطیف سلمہا اللہ کی طرف سے تین روپیہ اضافہ کے ساتھ اٹھارہ روپیہ کا وعدہ پیش کرتا ہوں۔ قبول فرمادیں۔

(۲) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ میرا چودھویں سال کا وعدہ چندہ تحریک جدید 335/- قبول فرمادیں اور دعا فرمادیں کہ میں جلدی کسی وقت دس سال والی ترتیب سے بھی بڑھ کر تحریک جدید کے چندوں کو پورا کرسکوں جو کہ میری نیت ہے۔ بھائی آصف محمود کا پہلے دس سال کا چندہ ادا ہو چکا ہے اب گیارھویں بارھویں تیرھویں اور چودھویں سال کا ۱۰-۱۵-۲۰-۲۵ کل ۷۰ کا وعدہ حضور قبول فرمائیں۔

(۳) حضرت مرزا میاں مبارک احمد صاحب حضور نے جمعہ کے خطبہ میں تحریک جدید کے چودھویں سال کی تحریک فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ غیر معمولی برکت ڈالے۔ اپنی طرف سے طیبہ بیگم سلمہا اللہ اور عزیز مجیب احمد صاحب کی طرف سے چودھویں سال کا 313 کا وعدہ حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہوں قبول فرمائیں۔ جزاک اللہ۔ گذشتہ سال ہم تینوں کی طرف سے 310 تھا۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ واریوں کے ادا کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔

(۴) حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ چودھویں سال کا چندہ چالیس روپیہ قبول فرمائیں

(۵) صاحبزادہ میاں عباس احمد خان صاحب۔ گذشتہ سال میرا وعدہ 397/8 تھا جس میں سے 184/- روپیہ ادا کرچکا ہوں، بعض مشکلات کی وجہ سے باقی رقم ابھی تک ادا نہیں کرسکا۔ جو جلد ادا کرنے کی کوشش کررہا ہوں۔ انشاء اللہ تحریک جدید کے چودھویں سال کے لئے 400/- روپے کا وعدہ کرتا ہوں۔ بیگم صاحبہ امۃ الباری کا پچھلے سال کا 160 تھا اس سال کے لئے 171 ہے۔ گذشتہ سال دفتر دوم میں میں نے عزیز جعفر احمد خان کی طرف سے 144/- کا وعدہ تین سال میں تقسیم کرکے ادا کرنا تھا۔ آئندہ سال چہارم میں اس کی طرف سے 30/- کا وعدہ حضور قبول فرمائیں۔ بالآخر حضور سے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید) (باقی)

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

نماز باجماعت کی اہمیت

(مرتبہ:- خورشید احمد)

لاہور ۲۸ ماہ نبوت۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ مجلس احباب میں رونق افروز ہوئے۔ ابتدا میں حضور نے اپنے خاندان کے ان افراد سے جو کل نماز مغرب میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ فرداً فرداً دریافت فرمایا۔ کہ وہ کل کیوں نماز میں شریک نہ ہو سکے بعض صاحبزادگان نے اپنی معذوریاں پیش کیں۔ اور بتایا۔ کہ وہ اسوقت مختلف کاموں کے سلسلے میں باہر گئے ہوئے تھے۔ بعض نے خاموشی اختیار کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔

اس کے بعد حضور نے نماز باجماعت کی اہمیت کے متعلق ایک پُر معارف تقریر فرمائی۔ جس کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

فرمایا:- جہاں تک عذرات کا سوال ہے۔ ہر شخص کوئی نہ کوئی عذر پیش کر ہی سکتا ہے لیکن بغیر کسی خاص ضرورت کے نماز کے وقت باہر جانا ایک غیر معقول عذر ہے۔ اسلئے کہ جس طرح اور کام ہوتے ہیں۔ اسی طرح نماز بھی ایک کام ہے۔ لیکن یہ کام اور کاموں سے زیادہ ضروری اور اہم ہے۔ اگر کبھی کبھار کسی خاص وجہ سے غیر حاضر ہونا پڑے۔ تو یہ اور بات ہے۔ لیکن اگر غیر حاضری روزمرہ کا دستور بنجائے۔ تو اس کا مطلب سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوگا۔ کہ دیگر کاموں کو نماز سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ حالانکہ مومن کو اپنے کاموں کا پروگرام بناتے ہوئے اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ نماز کے وقت تک ان سے فراغت حاصل ہو سکے۔

یہ خیال کرنا بھی غلط ہے۔ کہ یہ کمرہ مسجد نہیں ہے۔ اسلئے مساجد کے متعلق جو احکام ہیں۔ وہ اس پر چسپاں نہیں ہوتے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے ساری زمین ہی مسجد بنا دی گئی ہے جس جگہ بھی نماز باجماعت ادا کی جائے۔ وہ مسجد ہے۔ گو وہ عارضی طور پر ہوگی۔ لیکن دنیا میں سوائے خدا کے اور کتنی چیزیں ہیں جو عارضی نہیں؟ سوائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ جن کا زمانہ قیامت تک ہے۔ باقی سب انبیا کے دور بھی ایک خاص زمانہ تک چل کر ختم ہو گئے۔ لیکن بہرحال ان کے زمانوں میں ان کا ماننا ضروری تھا۔ اور ان کا انکار جرم تھا۔ ان کے زمانوں کے عارضی ہونے کی وجہ سے انکی اہمیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ پس محض عارضی ہونا کسی کی اہمیت کو کم نہیں کرتا۔ ہمارا کام یہ ہے۔ کہ ہم مساجد کی اصل غرض کو اپنے سامنے رکھیں۔ مساجد میں اگر نماز باجماعت ادا کرنے سے جہاں نماز کا ادب احترام اور اسکی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ وہاں اس سے ایک دوسرے کے دکھ سکھ سے بھی واقفیت ہوتی ہے۔ لیکن دوسرے کی تکلیف سے واقفیت تو تبھی ہو سکتی ہے۔ جبکہ مسلمان تعہد کے ساتھ ہر حالت میں گرتے پڑتے مسجد میں نماز ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے کاموں کا نقصان کر کے بھی مسجد میں پہنچیں اگر ایسا ہو۔ تو پھر مثلاً اگر کسی دن زید نماز پڑھنے کیلئے نہ آئے۔ تو باقی نمازیوں کے دل میں فوراً یہ احساس پیدا ہو جائے گا۔ ضرور وہ کسی ایسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ آنہ سکا۔ ورنہ تھوڑی سی بہت مصیبت میں تو وہ ضرور آجاتا۔ صحابہ میں یہی طریق تھا۔ کہ اگر کوئی نماز کیلئے نہ آتا۔ تو وہ اسکی عیادت کرنے چلے جاتے۔ کیونکہ انہیں یقین ہوتا۔ کہ وہ ضرور کسی سخت مصیبت کی وجہ سے نماز کے لئے نہیں آسکا۔ لیکن ہمارے ہاں چونکہ معمولی معمولی عذرات سے مسجد سے غیر حاضر ہونے کی عادت پڑ گئی ہے اسلئے اول تو نمازیوں کو بھی یہ خیال نہیں آتا۔ کہ فلاں شخص ضرور کسی بڑی مصیبت کی بنا پر نہیں آسکا۔ اور دوسرے اگر وہ یہ خیال کریں بھی اور غیر حاضر ہونے والوں کی عیادت کے لئے جائیں تو عام طور پر وہ انہیں اچھے بھلے ہی پائیں گے نماز باجماعت کی اہمیت کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اندھے کو بھی گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی۔ اور اُسے فرمایا۔ کہ اگر تمہارے گھر تک اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ تو پھر تمہیں ضرور مسجد میں آکر نماز ادا کرنی چاہیئے۔ جب ایک اندھے کیلئے بھی مسجد میں آنا ضروری ہے تو جو شخص جوان ہے۔ مضبوط ہے اور جسے کوئی ایسی بیماری نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ مسجد میں آکر نماز نہ پڑھے۔ صحابہ کا طرز عمل تو یہ تھا۔ کہ وہ تہجد کو بھی ویسا ہی ضروری سمجھتے تھے جیسا کہ نماز کو۔ نماز چونکہ انسان دکھاوے کے لئے یا عادتاً بھی پڑھ لیتا ہے۔ اسلئے ذکر الٰہی کی اصل اہمیت اور عظمت نماز تہجد سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ جو رات کو لوگوں سے چھپ کر ادا کیجاتی ہے۔

فرمایا۔ آخر ہمارا سلسلہ دین ہی کے لئے قائم ہوا ہے۔ نہ کہ دنیا کے حصول کیلئے یہ کالج اور یہ سکول وغیرہ جو ہم نے قائم کئے ہیں۔ یہ تو اصل مقصد کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ ان کا مقصد انگریزی کی تعلیم دینا نہیں ہے۔ یہ مقصد تو ہم دوسرے سکولوں اور کالجوں سے بھی حاصل کر سکتے تھے۔ ہمارا مقصد اپنے سکول اور اپنے کالج کا یہی ہے۔ کہ ہمارے لڑکے دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اس میں دینی تعلیم بھی حاصل کریں۔ پس ہمارا اصل مقصد دین ہے اور دین میں نماز روزہ اور ذکر الٰہی ہی اصل چیز ہے اگر ہم اس میں سستی کریں۔ تو ہم کبھی بھی اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتے۔

حضور نے اپنے خاندان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ نماز باجماعت ادا کرنے کے معاملہ میں ہمارے خاندان میں بھی کچھ سستی پائی جاتی ہے۔ ہمارے خاندان کے جو افراد نماز کے لئے آتے بھی ہیں۔ وہ بالعموم اسوقت آتے ہیں۔ جب میں نماز کے لئے آجاتا ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسوقت قریباً سب نے پچھلی صفوں میں سے کھڑے ہو کر جواب دیا ہے حالانکہ جہاں امام کے لئے بعد میں آنا ہی مناسب ہے تاکہ نمازی اکٹھے ہو جائیں۔ وہاں مقتدیوں کے لئے جلد آنا اور پہلی صفوں میں بیٹھنا موجب ثواب ہے۔ لیکن شاید ہمارے بچے سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہمارا باپ امام ہے۔ اسلئے ہم بھی امام بن گئے ہیں۔ اور ہمارے لئے پہلے آکر اگلی صفوں میں بیٹھنا ہمارے وقار کے خلاف ہے حالانکہ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ پہلی صف میں بیٹھنے والے کو ایک اونٹ کی قربانی کے برابر ثواب ملتا ہے۔ دوسری صف میں بیٹھنے والے کو ایک گائے اور تیسری صف میں بیٹھنے والے کو ایک بکری اور چوتھی صف میں بیٹھنے والے کو ایک مرغی کی قربانی کے برابر ثواب ملتا ہے لہذا اتنے بڑے ثواب کو محض فرضی وقار کی خاطر چھوڑنا تکبر نہیں تو اور کیا ہے۔ حضرت علیؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں سے تھے لیکن آپ کے متعلق تو ہم حدیثوں میں یہی پڑھتے ہیں۔ کہ آپ پہلی صف میں آکر بیٹھا کرتے تھے۔ پس ہمارے خاندان کے افراد کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ اور تعہد کیساتھ نماز باجماعت ادا کرنے اور پہلی صفوں میں آکر بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

فرمایا ہمارے خاندان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ان کے گھر میں اللہ تعالیٰ نے ایک نور پیدا کیا ہے ان پر دوسروں کی نسبت زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ انہیں اپنے آپ کو دوسروں کے لئے ایک نمونہ بنانا چاہیئے۔ اگر ان میں سے کوئی کمزوری دکھاتا ہے۔ تو وہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا موجب بنتا ہے۔ گو جو شخص کسی بزرگ کی اولاد کو نمونہ قرار دیتا ہے۔ اور اس کی کمزوری کو بطور مثال پیش کرتا ہے۔ وہ بھی مجرم ہے۔ کیونکہ بیٹے سے اور اولاد سے دین کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور بیٹے کی کمزوری اور بے دینی سے دین کی صداقت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن چونکہ کمزور اور احمق لوگ زیادہ سوچنے اور سمجھنے کی تکلیف نہیں کرتے۔ اس لئے وہ زید یا بکر کی کمزوری کو دیکھ کر ہی اسے دلیل بنا لیتے ہیں۔ اس طرح وہ کمزوری ان کے ایمانوں کو ضائع کرتے اور ان کے لئے ٹھوکر کا موجب بن جاتی ہے۔ پس انبیا اور اولیاء کے خاندانوں پر دوسروں کی نسبت زیادہ بوجھ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جہاں لوگوں کی یہ غلطی اور بدقسمتی ہوتی ہے۔ اگر وہ ان خاندانوں کے کسی فرد کی کمزوری کو دلیل قرار دیں۔ وہاں ان خاندانوں کے افراد بھی مجرم ہوتے ہیں۔ اگر وہ اپنا نمونہ درست نہ رکھیں پس اپنے آپ کی اصلاح کرو۔ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرو۔ اور دین کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کہ اس کے بغیر روحانی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ ہاں میں یہ نہیں کہتا۔ کہ اہل حدیث کی طرح بالکل ہی متقشر بن جاؤ۔ اور ظاہرداری کو ہی اصل چیز سمجھ لو یہ بھی لغویت اور بیہودگی ہوتی ہے۔ کبھی کبھار انسان معذور بھی ضرور ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ مجبوری کی بنا پر نمازوں سے غیر حاضر بھی ہونا پڑتا ہے لیکن یہ چیزیں کبھی کبھار ہی ہوتی ہیں۔ بالعموم انسان کو دین کے تمام احکام میں باقاعدگی اختیار کرنی چاہیئے۔ کیونکہ معذوری کو قانون بنا لینا بھی بے دینی ہے۔

قادیان کی ڈاک

معلوم ہوا ہے۔ کہ قادیان کو بذریعہ ڈاک خطوط بھجوائے جا سکتے ہیں۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن دوستوں نے قادیان بھجوانے کے خطوط ہوں وہ بیشک ابتک دفتر ہذا میں دئے ہیں۔ وہ واپس لیکر ٹکٹ لگا کر سپرد ڈاک کر دیں تا مزید تاخیر نہ ہو۔ یہ ضروری ہے کہ خطوط میں صرف ذاتی امور ہوں سیاسی یا فرقہ دارانہ امور کی طرف اشارہ تک بھی نہ ہو۔ اسی طرح الفضل اپنے طور پر بھی قادیان نہ بھجوایا جائے۔

درخواست دعا:۔ خاکسار کے والد مکرم بابو سلامت علی صاحب سنگرہنی کی مرض میں مبتلا ہیں اور تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب درد دل سے دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

تقسیم فلسطین کو عملی جامہ پہنانے کیلئے پانچ حکومتوں کی کمیٹی کا قیام

اتحادی اقوام نے فلسطین کو تقسیم کرنے کا فیصلہ کر دیا

جنرل اسمبلی میں رائے شماری

نیویارک یکم دسمبر۔ اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی نے فلسطین کو عرب اور یہودی حکومتوں پر مشتمل دو حصوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کر دیا۔

۱۳ ممالک کے نمائندوں نے اس تقسیم کے خلاف اور ۳۳ ممالک کے نمائندوں نے اس کے حق میں ووٹ دیئے۔ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں نے عرب حکومتوں کا ساتھ دیتے ہوئے تقسیم کے خلاف ووٹ دیئے۔

تقسیم فلسطین کے سلسلے میں آراء شماری ہونے کے بعد تمام عرب نمائندوں نے باری باری اٹھ کر اعلان کیا کہ عرب حکومتیں اس فیصلہ کو ہرگز منظور نہیں کریں گی۔

آزاد فوج نے کوٹلی کے اہم مورچے پر قبضہ کر لیا

اب ہماری فوجیں کوٹلی سے آگے دس میل تک نکل گئی ہیں

پلندری یکم دسمبر۔ کشمیر کی آزاد حکومت نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ آزاد فوجوں نے جمعرات کو کوٹلی کے شہر پر قبضہ کر لیا۔ یہ شہر جموں کے ضلع میرپور میں ہندوستانی فوج کا آخری گڑھ تصور کیا جاتا تھا۔ ہندوستانی فوج ۱۲۰ لاشیں اور بے شمار اسلحہ اور گولہ بارود چھوڑ کر شہر سے فرار ہو گئی۔ اسلحہ خوردنی کی کافی مقدار بھی اس جگہ آزاد فوجوں کو حاصل ہوئی ہے۔

آزاد فوج نے کوٹلی میں مقیم غیر مسلموں کے لئے فوراً ایک حفاظتی کیمپ کھول دیا ہے۔ اور انہیں مال و جان کی حفاظت کا پورا یقین دلایا ہے۔

بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آزاد فوج ہندوستانی فوج کا تعاقب کرتے ہوئے کوٹلی سے دس میل آگے ڈونگی کے مقام تک پہنچ گئی ہے۔

ہندوستانی طیاروں نے بلندری کے مقام پر آزاد فوج پر اور شہریوں پر گولہ باری کی۔ آزاد فوج نے جب جوابی طور پر ان طیاروں پر فائر کئے۔ تو وہ فرار ہو گئے۔

عربوں کی اکثریت والے علاقہ میں یہودیوں کو خطرات

جنرل اسمبلی کو تقسیم فلسطین کا کوئی اختیار نہیں

فلشنگ میڈو نیویارک۔ ۳۰ر نومبر۔ گزشتہ رات کے تاریخی فیصلہ کے بعد جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے عرب حکومتوں کے نہایت سخت احتجاج کے باوجود فلسطین کو عرب اور یہودی دو علاقوں میں تقسیم کے متعلق کیا ہے۔ اب اقوام متحدہ کے سامنے یہ سوال درپیش ہے۔ کہ عربی علاقہ میں اس فیصلہ کا نفاذ کس طرح کیا جائے۔ دوسرا امر پانچ اقوام بولیویا۔ زیکوسلواکیہ ڈنمارک۔ پانامہ اور فلپائن کے نمائندوں کی تقرری کا ہے۔ جنکو فیصلہ کی تعمیل کرانے کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے اعلیٰ حکام نے کہا ہے۔ کہ جونہی ان کی تقرری ہو جائے گی۔ ان کو کافی عملہ کے ساتھ فلسطین روانہ کر دیا جائے گا واقف کار حلقوں کی اطلاع کے مطابق اس کمیشن کا ہیڈ کوارٹر تل ابیب میں رہے گا۔ جہاں یہودی دفاعی فوج سے تعلق رکھنے کی امید ہے۔ تاکہ یکم اگست ۱۹۴۸ء کو جب برطانیہ خالی کرے۔ تو وہ فوری طور پر اختیارات سپرد کئے جا سکیں۔

کمیشن کا ایک کام یہ بھی ہو گا۔ کہ وہ مختلف یہودی تنظیمات سے تعلق رکھے۔ تاکہ بلاان میں جو ابتدائی حکومت کا نقشہ رکھی گئی ہے۔ اس کی اساس رکھی جا سکے۔ چونکہ عربوں نے کھلم کھلا اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ کمیشن کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے۔ اس لئے غالباً وہ اپنی حکومت خود بنا کر لیں گے اور اپنا ہیڈ کوارٹر غالباً نابلس میں بنائیں گے۔ اور جس قدر ممکن ہو سکا فلسطین کے زیادہ سے زیادہ علاقہ پر قبضہ جمانے کی کوشش کریں گے۔

اگرچہ ساحلی میدان میں یہودیوں کے غلبہ میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ مگر یہاں کے ماہرین کی رائے ہے۔ کہ سفاد اور ٹیبریشیا کے علاقوں میں جھڑپوں کا خطرہ ہے۔ جہاں عربوں کی اکثریت ہے۔ عراق اور مصر کے یہودیوں کی تقدیر بھی مخدوش نظر آتی ہے۔

آج عرب نمائندوں نے ایک اجلاس کر کے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ ہم نے بار بار بتا دیا ہے۔ کہ نہ تو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اور نہ کسی اور تنظیم کو کسی قسم کا حق حاصل ہے۔ کہ فلسطین کو تقسیم کرے۔ ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ تقسیم فلسطین ان اختیارات سے باہر ہے جو اقوام کو ذرد دیئے جا کر حاصل ہیں۔ جو واحد چیز ہے۔ جس کی رو سے اقوام متحدہ کو کوئی اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ ہم باقرار صلح بیان کرتے ہیں۔ کہ تقسیم کے حق میں دباؤ اور ناجائز اثر سے ووٹ لئے گئے ہیں جس کی وجہ سے فیصلہ بالکل ناجائز ہو جاتا ہے۔ (رائٹر)

پاکستان تقسیم فلسطین کے فیصلے کی کوئی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں

پاکستانی وفد کے قائد سر محمد ظفر اللہ خان کا بیان

نیویارک یکم دسمبر۔ اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی نے فلسطین کو تقسیم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس پر اظہار رائے زنی کرتے ہوئے سر محمد ظفر اللہ خان نے کہا۔

پاکستان اس فیصلہ کی کوئی ذمہ داری اپنے اوپر لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ چنانچہ فلسطین کی نئی حد بندی کا فیصلہ کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ پاکستان اس میں حصہ نہیں لے گا۔

سر محمد ظفر اللہ خان نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا۔ کہ کئی ممالک نے پہلے تجویز کے خلاف رائے دینے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ لیکن بعد میں انہوں نے مختلف طاقتوں کی طرف سے دباؤ ڈالنے کی وجہ سے اپنی رائے بدل لی۔

ہندوستانی نمائندہ نے بھی ایک بیان میں اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ اور اس فیصلہ کو انصاف کے منافی قرار دیا۔

دونوں مصری اخبار نویس واپس مصر جا رہے ہیں

اسلامی ممالک پر مشتمل چھٹا براعظم بنانے کی تجویز

مصری اخبار نویسوں کے اعزاز میں دعوت

کراچی یکم دسمبر۔ آج اخبار نویسوں کی ایسوسی ایشن نے مصر کے مشہور اخبار نویس مسٹر عبد القادر حمزہ اور الصالح اشمادی کے اعزاز میں دعوت دی جس میں سردار عبد الرب نشتر وزیر رسل و رسائل مسٹر فضل الرحمٰن وزیر تعلیم۔ اور مسٹر جوگندر ناتھ منڈل وزیر قانون نے شرکت کی۔

مسٹر الطاف حسین نے اس تقریب پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ افغانستان۔ ایران عرب۔ ترکی۔ شمالی افریقہ اور پاکستان کے تمام اسلامی ممالک کا ایک نہایت مضبوط اسلامی بلاک قائم ہو سکتا ہے جو دنیا کا چھٹا براعظم ہو گا۔

مسٹر صالح اشمادی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ پاکستان کو اسلامی ممالک سے زیادہ سے زیادہ تعلقات قائم کرنے چاہئیں۔ اب کچھ عرصہ سے مسلمانان ہند کے متعلق مصر میں بہت غلط فہمیاں موجود تھیں لیکن وہ اب بہت حد تک دور ہو گئی ہیں۔ مسٹر عبد القادر حمزہ نے کہا۔ ہم واپس مصر جا کر وہاں کے عوام کو پاکستان کے صحیح حالات سے آگاہ کریں گے۔ اور انہیں بتائیں گے۔ کہ اسلام کو کیا کیا خطرات درپیش ہیں۔

پاکستان نے تقسیم فلسطین کیخلاف ووٹ دیا

نیویارک یکم دسمبر۔ مسٹر محمد یعقوب انجمن اقوام متحدہ کے پاکستانی وفد کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ اور جو آج براستہ لندن کراچی روانہ ہو گئے ہیں تقسیم فلسطین پر بحث کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہمارے دل غمگین ہیں مگر ہمارے ضمیر بے داغ ہیں۔ ہم اس فیصلہ کو خلاف قانون ناقابل عمل اور اخلاقی معیار سے گرا ہوا خیال کرتے ہیں۔ ہم نے خاص کر اس بات کو بہت محسوس کیا ہے۔ کہ مختلف نمائندوں کو اپنی صحیح رائے اور یقین کے خلاف مجبور کیا گیا ہے۔ ایسے نمائندے کئی تھے۔ جنہوں نے پہلے تقسیم کی مخالفت کی تھی۔ یا غیر جانبدار تھے۔ مگر آخری ووٹ کے وقت ان پر اثر ڈال کر رائے تبدیل کرنے پر مجبور کیا گیا۔ یہ ایک نہایت افسوسناک نشانہ ہے۔ جو مستقبل کے لئے کوئی اچھا شگون نہیں ہے۔ پاکستان نے عربوں کا ساتھ تقسیم کے خلاف ووٹ دیا۔ (رائٹر)

چنانچہ مسٹر ریاض احمد اور اس کے بھائی مسٹر ریاض محمد خان اور اس کے تین بیٹے ناجائز اسلحہ رکھنے کے الزام میں گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیئے ہیں۔ (ا۔پ)

تحریک کشمیر میں جمعیۃ العلماء کی طرف سے ہمدردی

کراچی یکم دسمبر۔ تحریک کشمیر میں جمعیۃ [illegible] کی اکثریت سے [illegible] دے رہے ہیں جن میں علماء [illegible] کے مرد اور خواتین بھی شامل ہیں [illegible] (ا۔پ)

مسلم لیگ کیخلاف حکومت یو۔پی سخت کاروائی کرنا چاہتی ہے

لکھنؤ یکم دسمبر۔ مسٹر لال بہادر کھیر پارلیمنٹری سیکرٹری منسٹر حکومت یو۔پی نے ایک پولیس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ یو۔پی گورنمنٹ مسلم لیگ کی حرکات کو غور سے دیکھ رہی ہے۔ اور صوبے میں غدارانہ تحریکوں سے غافل نہیں ہے نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ مسٹر کھیر نے انکشاف کیا کہ جلد ہی تمام صوبے میں ان لوگوں کی تلاشیاں شروع کر دی جائیں گی اور گورنمنٹ ایسے قوانین کا نفاذ کرنے والی ہے۔ جس کی رو سے جو مسلمان پاکستان کی طرف مراجعت کر گئے ہیں۔ ان کو شہری حقوق سے محروم کر دیا جائے گا۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر کھیر نے کہا کہ مسلمانوں کو اپنے نظریات بدل لینے چاہئیں اور مولانا آزاد کی تلقین کی پیروی کرنی چاہیئے۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ گورنمنٹ عنقریب مسلم لیگیوں کے لائسنس والے ہتھیار بھی ضبط کر لے گی۔ نامہ نگار تحریر کرتا ہے۔ کہ وزیر موصوف نے اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ حکومت راشٹریہ سیوک سنگھ کو بھی فرقہ وارانہ جماعت خیال کرتی ہے۔ کیونکہ حکومت کو جو رپورٹیں پہنچی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ فرقہ وارانہ فسادات میں انہوں نے سرگرم عملی حصہ لیا ہے۔ مگر چونکہ جماعت کے لیڈر مسلم لیگ کے خلاف ثبوت بہم پہنچانا چاہتے ہیں۔ [illegible] کیا جائے گا۔

قادیان کے مقدس شہر پر حملہ - انتہائی بربریت کا مظاہرہ ہے - افریقہ سے پنڈت نہرو کو تار - تقسیم فلسطین کیخلاف عرب ممالک کا احتجاج

وزیراعظم مغربی پنجاب کی سرکاری ملازموں کو ہدایات

لاہور یکم دسمبر - آج ایک پیغام میں مغربی پنجاب کے وزیر اعظم نے سرکاری ملازمین کو ہدایات کی ہیں۔ کہ وہ ہفتہ میں ایک بار پبلک کے افراد کے ساتھ ملتے رہیں۔ آپ نے کہا ہے۔ کہ یہ طریقہ غالباً بہترین اظہار ہے۔ اس تبدیلی کا جو آزادی کے حصول کی وجہ سے ہونی چاہیئے۔ انہیں چاہیئے کہ مثلاً ایک دن اتوار کو دو چار گھنٹے ایسے کھلے اجلاس کے لئے وقف کریں جس میں ہر کوئی اپنی شکایات کا بے دھڑک اظہار کرنے کا مجاز ہو۔ اگر افسر مسلمان ہو۔ تو مسجد میں جمعہ کی نماز میں سب کے ساتھ شمولیت کرے۔ اس کا جانا بہت مفید ثابت ہوگا۔ آپ نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ افسروں کو عوام پر تحکم جتانے کی بجائے ان کی رہنمائی کرنی چاہیئے کیونکہ اب وہ عوام کے نمائندے ہیں۔ نہ کہ کسی اجنبی طاقت کے ایجنٹ۔ انہیں پبلک کے حقیقی خادموں کا سا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ وزیر اعظم نے تنبیہاً یہ بھی کہا ہے۔ کہ جو افسر غلط کاریوں کا مرتکب ہوگا۔ اس کی اچھی طرح گوشمالی کی جائے گی۔ لیکن جن لوگوں نے مسلم لیگ کی جنگ آزادی میں حصہ لیا ہے۔ اور اپنی جانیں لڑائی ہیں۔ ان کے سپرد ذمہ داری کے کام کئے جائیں گے۔

انجمن جمعیت مجاہدین کراچی کی قراردادیں

کراچی یکم دسمبر۔ پرسوں شام کو جمعیت مجاہدین کا ایک جلسہ علامہ عزیز ہندی کی صدارت میں ہوا جس میں مندرجہ ذیل مضمون کی مختلف قراردادیں پاس کی گئیں ہیں۔ موجودہ حکومت کو عارضی تصور کر کے پاکستان آئین ساز اسمبلی جلد بلائی جائے۔ دوم آل انڈیا مسلم لیگ کی جگہ پاکستان مسلم لیگ بنائی جائے۔ سوم اردو کو پاکستان کی سرکاری زبان مقرر کیا جائے۔ چہارم جو مسلمان خوشی سے تحریک کشمیر میں حصہ لینا چاہیں انہیں روکا نہ جائے۔ پنجم۔ برطانوی افسروں کی حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر تعینات نہ رکھے جائیں۔ میٹنگ میں حکومت سے پرزور درخواست کی گئی۔ کہ وہ مندرجہ بالا باتوں کو عملی جامہ پہنائے۔ (ا - پ)

مسلم لیگ کو توڑنا نہیں چاہیئے (شاہ محمد عبدالحمید قادری)

بمبئی یکم۔ دسمبر۔ مولانا شاہ محمد عبدالحمید قادری ممبر آل انڈیا مسلم لیگ کونسل نے ایک ملاقات کے دوران میں ہندو نوآبادیوں میں جو قابل افسوس واقعات ابھی تک ہو رہے ہیں۔ ان پر خیالات ظاہر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہندوستان کے ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ وہیں جائے جہاں ہے۔ خواہ کتنا ہی خطرہ ہو۔ اور جو اپنے مذہبی اقتصادی اور سیاسی اغراض کی پاسداری کرکے۔ جو ہندوستان کو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ وہ خودکشی کا طریقہ اختیار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مسلمان خواہ ایک قومی اعتقاد رکھے یا دو قومی وہ ہر حال مسلمان ہی رہے گا۔ ان باتوں پر اب جھگڑنا فضول ہے۔ اور اگر مسلمان غداری کریں گے۔ تو ان کو بھی دوسرے ہندوستانیوں کی سی سزا دی جائے گی۔ جو اس جرم کا ارتکاب کریں گے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مسلم لیگ کو اسی طرح قائم رہنا چاہیئے۔ جیسی کہ اب ہے۔ کیونکہ یہی ایک اسلامی تنظیم ہے۔ جس پر ہر جماعت کے مسلمانوں کو اعتماد حاصل ہے۔ لیکن میرے خیال میں ضروری ہے۔ کہ تقسیم کے پیش نظر اس کے قوانین میں کچھ نہ کچھ تبدیلی کر لینی چاہیئے۔ جس طرح ہندوؤں نے پاکستان میں وفاداری کا عہد کیا ہے۔ اسی طرح مسلمانوں نے بھی ہندوستان سے وفاداری کا عہد کیا ہے۔ اور اتنا ہی کافی ہے۔ اس سے زیادہ اس معاملہ کو نہیں بڑھانا چاہیئے۔ (ا - پ)

پناہ گزینوں کی آبادی کیلئے پروگرام

لاہور یکم دسمبر۔ ایک اخباری بیان کے مطابق کرنال سے آنے والے پناہ گزینوں کو گوجرانوالہ، شاہ پور، مظفر گڑھ اور راولپنڈی میں بسایا جائیگا۔ انبالہ کے لوگ گجرات۔ شاہ پور۔ راولپنڈی جہلم۔ اٹک اور میانوالی بھیجے جائیں گے۔ جالندھر ڈسٹرکٹ سے آنے والے گجرات، شاہ پور اور راولپنڈی میں اور لدھیانہ اور سرہند سے آنے والے اٹک میں۔ ہوشیارپور کے لوگ جھنگ میں۔ روہتک سے آنے والے لوگ مظفر گڑھ، منٹگمری اور ڈیرہ غازی خان۔ گوڑگانواں والے لوگ میانوالی، مظفر گڑھ، منٹگمری اور ڈیرہ غازی خان اور ہسار اور کرنال کے لوگ میانوالی لیجائے جائیں گے۔ (ا - پ)

فیلڈ مارشل آچنلیک کراچی پہنچ گئے

کراچی۔ یکم دسمبر۔ آج نئی دہلی سے سپریم کمانڈر دفتر بند ہونے کے بعد فیلڈ مارشل سر کلاڈ آچنلیک مع عملہ اور اپنے بچوں کے الوداع کہنے کے لئے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا۔ کہ آپ فوج سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ اور اٹلی رخصت پر جا رہے ہیں۔ معلوم نہیں کب تک اٹلی میں رہیں۔ جب پوچھا گیا۔ کہ کیا آپ ہندوستان اور پاکستان تشریف لائیں گے۔ تو آپ نے کہا۔ کہ میرا ارادہ ہے کہ دو تین سال کے بعد میں لمبی رخصت پر یہاں آؤں گا۔ (ا - پ)

ریاست حیدرآباد سے قیمتی دھاتوں کی برآمد ممنوع

حیدرآباد۔ ۳۰ نومبر۔ ایک پریس نوٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ نظام حکومت نے سونا چاندی، تانبا، زنک، نکل پاکسی اور قیمتی دھات کی خواہ وہ کسی بھی زیور کی صورت میں کسی ذریعہ سے ریاست سے باہر بغیر حکومت اول حصول اجازت ممنوع قرار دے دی ہے۔ (ا - پ)

مجلس اتحاد المسلمین کا اظہار اطمینان

حیدرآباد یکم دسمبر۔ مجلس اتحاد المسلمین کے صدر مسٹر قاسم رضوی نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے اس سمجھوتے پر اظہار اطمینان کیا جو حکومت نظام اور انڈین یونین کے درمیان ہوا ہے۔

آپ نے کہا۔ اس سمجھوتے سے حضور نظام کی حیثیت اور ریاست کی آزادی پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ اب آئندہ ایک سال کے عرصہ میں ہمیں اتنا طاقتور اور منظم ہو جانا چاہیئے۔ کہ ریاست کو انڈین یونین میں شامل کرنے کی تمام کوششیں ناکام ہو کر رہ جائیں۔

کلیمز کمیشن ۳۰ نومبر کو ختم ہو گیا

راولپنڈی ۲۸ نومبر۔ منسٹری آف ڈیفنس پاکستان راولپنڈی کے جاری کردہ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ کلیمز کمیشن جو اب تک فوجی گاڑیوں کے ذریعے حادثات کا شکار ہونے والے شہریوں کے لئے معاوضہ کی رقم کے مطالبات پورا کرنے اور اسی قسم کے دوسرے نقصانوں کی تلافی کرنے کے کام میں لگا ہوا تھا ۳۰ نومبر ۱۹۴۷ء کو اپنا کام ختم کر چکا ہے۔ وہ نقصان یا چوٹ جو گاڑیوں کے حادثے کے نتیجے میں آئی ہے۔ یا وہ چوٹ جو فوج ہندوستانی بیڑے یا ہوائی فوج کے عملے کی غلطی کی وجہ سے آئی ہے۔ اس کے معاوضہ کے لئے درخواستیں آئندہ وقوع حادثہ کی تاریخ کے بعد ایک سال کے اندر اندر سب سے قریب والے ایریا یا سب ایریا ہیڈکوارٹرز یا بحری کے برانچ نیول یا ائیر فورس ہیڈکوارٹرز کو بھیجی جانی چاہیئں جو درخواستیں ایک سال گزر جانے کے بعد بھیجی جائیں گی۔ ان پر غور نہیں کیا جائیگا۔

مندرجہ بالا قسم کے معاوضوں کے لئے تمام درخواستیں جو کلیمز کمیشن ڈسٹرکٹ افسروں کو بھیجی جا چکی ہیں۔ معاوضہ کے بارے میں ابھی تک قطعی طور پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے ان پر بھی آئندہ ایریا اور سب ایریا ہیڈکوارٹروں ہی میں غور کیا جائیگا۔

شیخ عبداللہ بمبئی گئے

نئی دہلی یکم دسمبر۔ آج شیخ محمد عبداللہ دہلی سے بمبئی روانہ ہو گئے ہیں۔ (ا - پ)

ٹانگانیکا کے ممبر لیجسلیٹو کونسل کا پنڈت نہرو کو تار

ٹانگانیکا سے ہمارے نامہ نگار خصوصی نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ مسٹر گڑدیا جو ٹانگانیکا کی لیجسلیٹو کونسل کے بااثر ممبر ہیں انہیں یہ سن کر سخت صدمہ ہوا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا منظم قتل عام ہوا اور مذہبی مقامات کو تباہ کیا گیا۔ انہوں نے پنڈت نہرو کو تار دی کہ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ مسلمانوں کی حفاظت کی جائے گی۔ یہ آپ کی ذمہ داری ظاہر کرتے ہیں۔ مگر ہندو فوج کی موجودگی میں امن پسند مسلمانوں پر حملے اور قادیان جیسے مقدس مقامات کی توہین نہایت غیر مہذب افعال ہیں۔ آپ اسلامی دنیا کی ہمدردی صرف اس صورت میں حاصل کر سکتے ہیں۔ کہ آپ مقدس مقامات کی حفاظت کریں۔

تقسیم فلسطین پر عرب ممالک کے نمائندوں کا اعلان حق

امیر فیصل (سعودی عرب) "ہمیں آس تھی کہ انصاف کیا جائے گا۔ ہمیں امید تھی۔ کہ باہمی مفاہمت کی مستحکم بنیاد ہوگی۔ آج کی قرارداد نے ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ بڑی طاقتوں نے چھوٹی طاقتوں پر جو دباؤ ڈالا ہے ہمیں معلوم ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر سعودی عرب اعلان کرتا ہے۔ کہ وہ اس فیصلہ کا پابند نہیں ہے۔ ہم اپنے آئندہ عمل میں بالکل آزاد ہیں۔"

فضل جمالی (عراق) "ہمیں اس بات کی امید تھی۔ آج ہمارا اعتماد ختم ہو گیا ہے۔ ہم نے چارٹر کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ فیصلہ امن، انصاف اور جمہوریت کی جڑ کاٹنے والا ہے۔"

شہزادہ سیف الاسلام (یمن) "میری حکومت اس فیصلہ سے بری الذمہ ہے۔"

امیر عادل ارسلان (شام) "یہ ہمیشہ دستور رہا ہے۔ کہ قومی مہینے قاتل کے منہ پر کھڑی کر کے کہتے ہیں جو کچھ ... میں کہتا ہوں۔ کہ چارٹر کو قتل کیا گیا ہے۔ آپ سب جانتے ہیں۔ کہ قاتل کون ہیں۔ میرا ملک ایسے فیصلے کو کبھی تسلیم نہیں کریگا۔ ہم ایسے فیصلہ کی ذمہ داری نہیں لیں گے نتائج کی ذمہ داری حکومت کے کندھوں پر ہوگی۔ ہمارے کندھوں پر نہیں ہوگی۔"